السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایک ہی سورت دو رکعات میں پڑھی جا سکتی ہے۔ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز تراویح یا کسی دوسری نماز میں ایک ہی سورۃ بار بار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، پہلی رکعت میں ایک سورۃ پڑھی جائے اور وہی سورۃ دوسری رکعت میں بھی پڑھ لے اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کا عموم ہے

اِنَّ رَبَّکَ یَعلَمُ اَنَّکَ تَقومُ اَدنیٰ مِن ثُلُثَیِ الَّیلِ وَنِصفَہُ وَثُلُثَہُ وَطائِفَۃٌ مِنَ الَّذینَ مَعَکَ وَاللَّہُ یُقَدِّرُ الَّیلَ وَالنَّہارَ عَلِمَ اَن لَن تُحصوہُ فَتابَ عَلَیکُم فَاقرَءوا ما تَیَسَّرَ مِنَ القُرءانِ ... سورۃ المزمل: 20

کہ ''یقیناً آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب قریب دو تہائی رات، اور آدھی رات، اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتے ہیں، اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ تعالی کو ہی ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے، پس اس نے تم پر مہربانی کرتے ہوئے توبہ قبول کی، لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو اتنا ہی پڑھو۔''

ابوداود نے معاذ بن عبداللہ الجھنی سے بیان کیا ہے کہ جہینہ قبیلہ کے اس شخص نے انہیں بتایا کہ انہوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں

إذا زلزلت الأرض زلزالها

پڑھی، مجھے علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھول کر ایسا کیا یا کہ انہوں نے عمدا ایسا کیا؟" سنن ابوداود حدیث نمبر (816) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے حسن قرار دیا ہے

عبدالعظیم آبادی کہتے ہیں:

''صحابی کا اس میں تردد کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عادت سے ہٹ کر دوسری رکعت میں وہی سورۃ جو پہلی رکعت میں پڑھی تھی کو دہرانا کیا غلطی سے تھا یا کہ اس کے جواز کے لیے عمدا ایسا کیا؟ تو یہ امت کے لیے مشروع نہیں ہوگا، تو اس طرح کہ آیا وہی سورۃ دوسری رکعت میں دہرانی مشروع ہے یا نہیں جب اس میں تردد ہو تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مشروعیت پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال میں اصل مشروعیت ہی ہے، اور نسیان اور بھول اصل کے خلاف ہے۔'' دیکھیں: عون المعبود (23/3)

نسائی اور ابن ماجہ نے ابوذر سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی آیت پر ٹھہر گئے اور اسے بار بار دھرانے لگے: وہ آیت یہ تھی:

اِن تُعَذِّبهُم فَاِنَّهُم عِبادُکَ وَاِن تَغفِر لَهُم فَاِنَّکَ اَنتَ العَزیزُ الحَکیمُ

سنن نسائی حدیث نمبر (1010) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1350) علامہ البانی نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور امام بخاری نے ابوسعید خدری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو صبح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا، گویا کہ وہ شخص اسے کم تصور کرتا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفسِی بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَعدِلُ ثُلُثَ القُرآنِ»

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بلاشبہ یہ قرآن کے ایک تہائی کے برابر ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:

''نبی کریم کے دور میں ایک شخص رات کی نماز میں صرف قل ہو اللہ احد ہی پڑھتا تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں۔''

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اس سورۃ کو تکرار سے پڑھنے کو صحیح قرار دیا ہے

صحیح بخاری حدیث نمبر (5014).

حافظ ابن حجر کہتے ہیں :

''وہ پڑھنے والے شخص قتادۃ بن نعمان تھے، امام احمد نے ابی الهیثم عن ابی سعد کے طریق سے بیان کیا ہے کہ ''قتادۃ بن نعمان ساری رات صرف قل ھو اللہ اَحد پڑھتے رہے اور اس سے کچھ زیادہ نہ پڑھا" الحدیث.

اور دار قطنی نے اسحاق بن الطباع عن مالک کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے :

" میرا ایک پڑوسی قیام اللیل میں صرف قل ھو اللہ احد ہی پڑھتا ہے" انتہی

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی کتاب قرآن مجید حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# محدث فتوی

## فتوی کمیٹی